انٹیروگیشن رپورٹ

رشید احمد عرف عبدالرحیم ترابی ولد قدرت اللہ شاہ قوم مہمند سکنہ شبقدر تھانہ بٹگرام موضع سرخ موروزئی ضلع چارسدہ

ابتدائی حالات:۔

میں موضع سرخ موروزئی میں پیدا ہوا۔ میرے 6 بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ میں نے چھٹی جماعت تک گاؤں کے سکول سے تعلیم حاصل کی پھر جامعہ مدرسہ شبقدر سے 5 سپارے حفظ کئے جس کے بعد جامعہ محمدیہ مٹہ مغل خیل میں تین سال تک دینی کتابیں پڑھیں، سال 2003 میں، میرے 5/6 ساتھیوں، حبیب اللہ، خاستہ باشہ، عبدالخالق، ساجد، ارشد نے آپس میں مشورہ کیا کہ کسی بڑے مدرسہ میں پڑھتے ہیں۔ اس مشورہ میں مہتمم مدرسہ قاری عبدالخالق بھی شامل تھا۔ جسکے بعد سال 2003 کے آخر میں ہم مدرسہ حقانیہ اکوڑہ خٹک میں آ گئے جہاں دو سال تک دینی تعلیم حاصل کی۔

جہادی ٹریننگ کا حصول:۔

سال 2004 کے آغاز میں، ہی عید کی چھٹیوں میں قاری وقار احمد موذن نے ہمیں جہاد کی دعوت دی۔ جس پر میں اور دیگر ساتھی تیار ہو گئے۔ قاری وقار صوابی کا رہنے والا تھا۔ جو مدرسہ حقانیہ اکوڑہ خٹک میں ہی پڑھا تھا اور بعد ازاں حضرو بینک ڈکیتی کے دوران ہلاک ہو گیا تھا۔ اسکا تعلق جیش محمد تنظیم سے تھا۔ اور اسکے بیت اللہ محسود کے ساتھ رابطے تھے۔ یہ ڈکیتی بھی اس نے بیت اللہ محسود کے کہنے پر مدرسہ اکوڑہ خٹک کے طلباء رحمت گل، رضوان، کاظم، سہیل اور مرجان وغیرہ سے کرائی تھی۔ اس واردات کے دوران وقار ہلاک ہو گیا۔ مرجان فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ باقی چاروں گرفتار ہو گئے جو اب تک اٹک جیل میں ہیں۔ مولوی سجاد سکنہ مردان طالبعلم مدرسہ نے قاری وقار کو خلیفہ سراج الدین مہتمم مدرسہ منبع العلوم کے نام خط دیا۔ یہ خط لے کر ہم ذیل دس ساتھی بشمول قاری وقار، سراج الدین خلیفہ کے مدرسہ منبع العلوم میرانشاہ چلے گئے۔

۱۔ قاری وقار

۲۔ نادر خان عرف قاری اسماعیل سکنہ صوابی

۳۔ عامر سکنہ اکوڑہ خٹک۔

۴۔ رضوان سکنہ نوشہرہ (پبی)

۵۔ خالد سکنہ صوابی

۶۔ اسامہ سکنہ نوشہرہ

۷۔ عمر فاروق سکنہ نوشہرہ

۸۔ ارشد سکنہ سرخ موروزئی چارسدہ

۹۔ فیض الحکیم سکنہ مالاکنڈ

۱۰۔ مشتبہ خود

مدرسہ منبع العلوم میں خلیفہ سراج الدین کو ملے اور اسے سجاد کا خط دکھایا۔ جس نے ایک گھر میں بھیج دیا۔ جس میں افغان رہتے تھے، جہاں سے دیگر چلے گئے۔ ادھر دو استاد تھے۔ ۱۔ یوسف افغانی ۲۔ معراج افغانی۔ ادھر اور پاکستانی بھی تھے۔ ہم نے یہاں 15 دن قیام کیا۔ پستول، کلاشنکوف، RPG کی ٹریننگ کے علاوہ جسمانی ورزش اور جہاد کے فضائل کے متعلق تربیت دی گئی۔ 15 دن بعد مدرسہ حقانیہ واپس آ گئے۔

مدرسہ منبع العلوم میرانشاہ میں داخلہ۔

سال 2005 میں، میں اپنے دیگر ساتھیوں کیساتھ مدرسہ منبع العلوم میرانشاہ چلا گیا۔ اور وہاں پر تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔ پڑھائی کے ساتھ ساتھ ایک گھر کے اندر کیمپ میں جہادی تربیت لیتا رہا اور کبھی کبھی جب استاد نہ ہوتا تو دیگر لڑکوں کو استاد کی جگہ ٹریننگ بھی دیتا تھا۔ میں نے یہ سارا معاملہ گھر والوں سے خفیہ رکھا۔ انہیں یہی تاثر دیتا رہا کہ مدرسہ حقانیہ اکوڑہ خٹک میں ہی زیر تعلیم ہوں۔

نادر خان عرف قاری اسماعیل کی ساتھیوں کے ہمراہ مدرسہ میں آمد۔

عیدالاضحیٰ 2007 میں استاد کی بیماری کی وجہ سے مجھے چھٹی نہ ملی اور میں نے 10/15 دن میرانشاہ میں گزارے۔ میرانشاہ میں عید دیگر پاکستان سے ایک دن پہلے ہوئی تھی۔ 20.12.2007 عید والے دن میں اپنے مدرسے کے کمرہ نمبر 11 میں موجود تھا کہ حقانیہ مدرسے کے پرانے ساتھی نادر خان عرف قاری اسماعیل سکنہ صوابی،

نصر اللہ عرف احمد سکنہ وزیرستان، عبداللہ عرف صدام سکنہ مہمند ایجنسی میرے پاس آئے۔ یہ پہلے بھی پڑاو کیلئے آتے جاتے رہتے تھے۔ انہوں نے اس بار بتایا کہ بیت اللہ محسود کو ملنے جا رہے ہیں۔ اس نے کسی اہم کام کیلئے بلوایا ہے۔ وہ لوگ دو رات مدرسہ میں رہنے کے بعد جنوبی وزیرستان روانہ ہوئے میں نے انہیں مدرسہ کی گاڑی میں مکین اڈہ ڈراپ کیا اور گاڑی واپس مدرسہ لے آیا۔ دو دن بعد یہ تینوں میرے پاس مدرسہ منبع العلوم میں واپس آئے تو ان کے ساتھ ایک اور نوجوان جس کی عمر تقریباً 20 سال، کلین شیو، درمیانہ قد، گورا سفید رنگ۔ صحت مند جسم کا تھا۔ جس کا نام عبداللہ عرف صدام نے سعید عرف بلال بتایا۔ وہ مجھ سے نظر نہ ملا رہا تھا۔ یعنی گپ شپ نہ لگا رہا تھا۔ اس نے وہاں صرف ایک رات گزاری۔ قاری اسماعیل سے میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ اسے مدرسہ میں داخلہ کیلئے لیکر جا رہا ہوں مگر بعد میں علیحدگی میں عبداللہ عرف صدام نے بتایا کہ وہ مکین میں بیت اللہ محسود کو ملنے گئے تھے۔ جس نے سعید عرف بلال فدائی کو بے نظیر پر خودکش حملہ کرنے کے لئے ان کے حوالے کیا ہے۔ اس کام کے لے بیت اللہ محسود نے قاری اسماعیل کو 4,00,000 لاکھ روپے دیئے ہیں۔ اور یہ بھی بتایا کہ انہوں نے شیخ رشید پر بھی خودکش حملہ کرنا ہے۔ پھر وہ لوگ چلے گئے تقریباً 15 دن بعد جب میں اکوڑہ خٹک آیا تو مدرسہ کے کمرہ نمبر 83 میں قاری اسماعیل، نصر اللہ عرف احمد اور عبداللہ عرف صدام موجود تھے۔ مگر سعید عرف بلال نہ تھا۔ میں نے سعید عرف بلال کے بارے میں نصر اللہ سے پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ گھر گیا ہے۔ مگر عبداللہ عرف صدام نے مجھ سے پوچھا کہ تمہیں پتہ ہے کہ بے نظیر پر فدائی حملہ کس نے کیا ہے۔ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا تو عبداللہ عرف صدام نے کہا کہ بے نظیر پر فدائی حملہ نادر عرف قاری اسماعیل، نصر اللہ عرف احمد، اور علی پنجابی نے کروایا ہے۔ اور سعید عرف بلال نے یہ فدائی حملہ کیا تھا۔ میں نے اخبارات اور ٹی وی میں بے نظیر بھٹو پر فائرنگ کرنے والے نوجوان کی فوٹو دیکھ کر شناخت کر لیا تھا کہ یہ سعید عرف بلال ہی تھا۔ جو نادر عرف قاری اسماعیل وغیرہ کے ساتھ مکین سے آیا تھا۔ اور اس نے ایک رات مدرسہ منبع العلوم میں میرے کمرہ میں قیام کیا تھا۔

<u>ایروناٹیکل کمپلیکس کامرہ پر میزائل حملہ۔</u>

15.01.2008 کو میں مدرسہ اکوڑہ خٹک گیا تو سید عرب عرف مفتی طارق سکنہ چھوٹا لاہور، صوابی۔ فیض محمد عرف کسکٹ (فارغ التحصیل مدرسہ اکوڑہ خٹک) دونوں نے مجھے پاکستان کے اندر کام کرنے کی دعوت دی اور وجہ یہ بتائی کہ حکومت نے لال مسجد اور وزیرستان میں آپریشن کر کے مسلمانوں کیساتھ ظلم کیا ہے۔ لہذا وہ فوج اور حکومت سے بدلہ

لینا چاہتے ہیں۔اور ایسا کام کرنا چاہتے ہیں کہ جس سے حکومت کو زیادہ سے زیادہ نقصان ہو۔میں نے ایمانی جذبے سے ان کی مدد کرنے کیلئے رضامندی ظاہر کی تو دونوں مجھے مفتی طارق کے گھر چھوٹا لاہور، صوابی لے گئے۔مفتی طارق کے گھر پانچ میزائل پڑے تھے جو اسے عبدالولی کمانڈر طالبان تحریک مہمند ایجنسی نے بھیجے تھے۔جبکہ اس کے گھر پر صادق سکنہ صوابی ،عثمان سکنہ صوابی، عبداللہ عرف صدام، تحسین سکنہ نوشہرہ بھی موجود تھے، جو سارے مدرسہ اکوڑہ خٹک میں پڑھتے ہیں۔مشورہ کے بعد طے ہوا کہ ایروناٹیکل کمپلیکس کامرہ پر ان میزائلوں کو استعمال کریں گے۔چنانچہ رات کو ہم سارے سات ساتھی ان میزائلوں کو کندھوں پر اٹھا کر فیض محمد عرف کسکٹ عرف قاسم کی رہنمائی پر پیدل دریا کراس کر کے تقریباً 6 گھنٹہ کے پیدل سفر کے بعد اٹک کے علاقہ ڈھوک افغان پہنچے، چونکہ صبح ہونے والی تھی۔ساتھیوں نے مشورہ کیا، اگلے روز کام کریں گے۔ میزائل ادھر کھیتوں میں چھپا دیئے اور پیدل واپس چلے گئے۔اگلے روز 8/9 بجے صبح مفتی طارق کے گھر صوابی پہنچ گئے۔دوسری رات محمود سکنہ مہمند ایجنسی کار لیکر آ گیا جس کے ساتھ میں، فیض محمد عرف کسکٹ، سید عرب عرف مفتی طارق کار میں سوار ہو کر ہم چاروں ڈھوک افغان اٹک پہنچے جہاں سے میزائل اور دیگر چھپایا ہوا سامان ٹائمر، اور بیٹریاں وغیرہ نکال کر کار کی ڈگی میں رکھ کر کامرہ سے تقریباً 5 کلومیٹر دور ایک علاقہ میں پہنچے جس کا نام فیض محمد عرف کسکٹ نے قاسم آباد بتایا جہاں ہم چاروں نے مل کر فیض محمد عرف کسکٹ کے بتائے ہوئے نقشہ کے مطابق پانچوں میزائلوں کو کھیتوں میں ایروناٹیکل کمپلیکس کامرہ کے رخ پر نصب کر دیا اور ساڑھے چار بجے کا ٹائمر فکس کر کے تقریباً 2:30 بجے صبح وہاں سے نکل آئے۔بعد میں اخبار میں پڑھا کہ ٹائمر کے مطابق میزائل فائر ہو گئے تھے لیکن ایروناٹیکل کمپلیکس کامرہ پر لگنے کی بجائے آبادی میں جا گرے۔حالانکہ مقصد حکومت کو نقصان پہنچانے کا تھا۔اب احساس ہوا ہے کہ غلطی ہوئی ہے۔ ہمارا نشانہ حکومت تھی، سول آبادی نہ تھی یہ کام میرے ضمیر کے خلاف تھا مگر مفتی طارق وغیرہ کے ترتیب دینے پر کر بیٹھا ہوں۔یہ میری پہلی کاروائی تھی جو پاکستان کے خلاف کی۔اس کے علاوہ میری پاکستان کے اندر کوئی تخریبی کاروائی نہ ہے۔اب شرمندہ ہوں آئندہ انشاءاللہ ایسی غلطی نہیں کروں گا۔

<u>تجزیہ انٹیروگیشن:</u>

1۔ حسنین گل عرف علی اور رفاقت حسین ملزمان نے محترمہ بے نظیر بھٹو پر فدائی حملہ کے وقوعہ میں ملوث دیگر ملزمان کی اعانت کا اعتراف کرتے ہوئے وقوعہ کی سازش اور اپنے ساتھ ملوث ملزمان کا انکشاف کرتے ہوئے ان کے

کوائف نادر خان عرف قاری اسماعیل، نصر اللہ عرف احمد، عباد الرحمٰن عرف نعمان عرف عثمان، عبداللہ عرف صدام فیض محمد عرف کسکٹ، مقیم کمرہ نمبر 83 مدرسہ حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ اکرام اللہ سکنہ جنوبی وزیرستان اور محترمہ بےنظیر بھٹو پر پستول سے فائرنگ کے ساتھ ہی خودکش حملہ کرنے والے ملزم کے کوائف سعید عرف بلال سکنہ جنوبی وزیرستان بتلائے۔ اور ان کے رابطے بیت اللہ محسود کیساتھ بیان کیئے۔ رشید عرف عبدالرحیم ترابی ملزم نے بھی محترمہ بےنظیر بھٹو کے قتل کی منصوبہ بندی کے دوران نادر عرف قاری اسماعیلؒ، نصر اللہ عرف احمد، اور عبداللہ عرف صدام ملزمان کو بیت اللہ محسود کی طرف سے 4 لاکھ روپے اور فدائی سعید عرف بلال مہیا کرنے کے بارے میں مفید انکشاف کیا۔ جس سے حسنین گل اور رفاقت کے بیان کی تائید ہوئی۔

2۔ رشید احمد نے ایروناٹیکل کمپلیکس کامرہ پر میزائل حملہ میں ملوث ہونے کا اعتراف بھی کیا ہے۔ جس کے خلاف ضابطہ کاروائی کیلیئے مقامی پولیس کو آگاہ کیا گیا ہے۔

3۔ ملزم رشید احمد نے اپنے انکشافات کی تائید کرتے ہوئے روبرو مجسٹریٹ صاحب اپنا اقبالی بیان زیر دفعہ 164 ض ف بھی قلمبند کرایا ہے۔

4۔ رشید احمد، شیر زمان اور اعتزاز شاہ ملزمان کی انٹیروگیشن سے پایا گیا ہے کہ ان کے پاس وقوعہ سے قبل محترمہ بینظیر بھٹو کے قتل کی منصوبہ بندی کے بارے میں اہم معلومات تھیں۔ مگر انہوں نے پولیس یا کسی دیگر سرکاری اہلکار کو اس کے بارے میں جان بوجھ کر آگاہ نہ کیا۔ اس طرح ہر سہ مرتکب جرائم زیر دفعات 6/7-11LATA ہوئے ہیں۔ جن کے خلاف جرائم زیر دفعات مذکور علیحدہ چالان مکمل مرتب ہوا۔

ملزم رشید احمد نے بدوران انٹیروگیشن جو انکشافات کیئے JIT نے درج ضمنیات مقدمہ کیئے۔ ان انکشافات کی تائید میں ملزم رشید احمد نے اپنا جو اقبالی بیان زیر دفعہ 164 ض ف مجسٹریٹ صاحب کے روبرو قلمبند کرایا۔ اسکے اقتباسات شامل کر کے رپورٹ ہذا مرتب کی گئی ہے۔ جو ہمراہ ریکارڈ ارسال خدمت ہے۔

DSP/CID/Rwp (JIT)
10.3.2008

(Basharat Mahmood)
Member JIT

Tariq Ilyas Kayani
Member JIT Insp
10.03.008

ASHFAQ AHMAD SI